اللجنة الشرعية

[illegible]

fatwaa.or

[illegible]-[illegible]?

[illegible]:

[illegible], [illegible]? [illegible], [illegible]

[illegible]- [illegible]

[illegible]:

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام علي عباده الذين اصطفى

أمابعد

[illegible]-[illegible], [illegible],

يَأَيّهَا الّذِينَ آمَنُواْ اتّقُواْ اللّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِيَ مِنَ الرّبَا إِن كُنْتُمْ مّؤْمِنِينَ * فَإِن لّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ.الآية

“[illegible]! [illegible],

[illegible]; [illegible] – [illegible]: [illegible]

[illegible],

لعن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء. - رواه مسلم

“[illegible]” -[illegible]: [illegible]; [illegible]. [illegible],

"إن آخر ما نزلت آية الربا. وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض ولم يفسرها، فدعوا الربا والريبة"

“[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سود لينا كسي سے جائز نهيں مسلمان هو يا
هندو-احتياطي فتوى يهي هے، اگر چه بعض

علمـاء كـا اس ميں اختلاف هے كيونكـه حـديث وقرآن ميں اس كي وعيديں اس قدر سخت آئي هيں كـه سـود كے شـبه سـے بهي بچنـا ضـروري معلوم هوتا هے –إمداد المفتين، ص: 743

“[illegible]” -[illegible], [illegible]: [illegible]

[illegible],

ہندوستان میں سود کے لین دین کا حکم

سوال

1.ہندوستان دارالحرب ہے؟

2.بریلوی علماء دارالحـرب میں سـودی لین کـو جـــائز، حلال کہتے ہیں ؛ کیـــوں کہ فقِہ حنفی میں دارالحرب میں سودی لین کے جائز ہونے کا قول ملتا ہے؟

3.بریلوی علماء انشورنس کمپنی اور بینک کی نوکری کو حلال کہتے ہیں؛ کیوں کہ فقہ احناف کی کتابوں میں غیر اسلامی ملکوں میں (سودی پیسوں کے بینک) میں نوکری کو حلال کہا گیا ہے ؟

4. جب کہ دیوبندی علماء اس کی مخالفت کرتے ہیں عندالاحناف اس اختلاف میں کون صحیح ہے؟

جواب

اس بحث سے قطع نظر کہ ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں، آپ کے مطلوبہ مسائل کے جوابات درج ذیل ہیں:

١) دار الحرب میں کافر حربی سے سود کے جائز ہونے یا نہ ہونے میں فقہاء کرام کے درمیان اختلاف ہے، احناف میں سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ دارالحرب میں کافر حربی سے سود ی معاملہ کو مطلقاً ناجائز کہتے ہیں، ان کا مستدل وہ نصوص ہیں جن میں سود کو مطلقاً حرام قراردیا گیاہے، البتہ حنفیہ میں سے امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ دارالحرب میں کافر حربی سے سود کو ایک غریب حدیث " لاربا بین المسلم والحربی" کی بنیاد پر چند قیود کے ساتھ جائز کہتے ہیں۔ لیکن چوں کہ معاملہ سود کا ہے جس کی

حرمت قرآنی آیات میں بغیر کسی قید کے منصوص ہے ؛ اس لیے حنفیہ کے یہاں جمہور کے مسلک (یعنی حرمت والے قول کو) ترجیح حاصل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، طرفین کے مسلک (یعنی جواز کے قول) کو مرجوح قرار دیا گیا ہے۔ تفصیل کے لیے امداد الفتاوی ،(ج: ۳، ص: ۱۱۷) رسالہ بعنوان:" تحذیر الاخوان عن الربا فی الهندوستان" اور فتاوی بینات، (ج: ۴، ص: ۹۵ تا ۱۰۰) کتاب المعاملات ملاحظہ فرمائیں۔

۲) اسی طرح غیر اسلامی ملکوں میں بھی اسلامی ملکوں کی طرح انشورنس کمپنی اور بینک کی نوکری حلال نہیں ہے؛ اس لیے کہ عمومی نصوص حرمت پر دال ہیں، نیز فقہاء نے قاعدہ لکھا ہے کہ: اگر کہیں حلت وحرمت میں علماء کا اختلاف ہوجائے تو ترجیح حرمت والے قول کو ہوگی۔

الفروق للقرافی میں ہے:

فان اختلف العلماء فی فعل هل هو مباح او حرام فالورع الترک.

- الفرق السادس والعشرون والمئتان من الفروق، ج: ۴، ص: ۲۷۰ ط:عالم الکتب

الاشباہ والنظائر میں ہے:

القاعدة الثانية: إذا تعارض دليلان أحدهما يقتضي التحريم، والآخر الإباحة قدم التحريم،فقط والل[illegible] اعلم- الأشباه والنظائر لابن نجيم (ص: 93)

فتوى نمبر : 143902200090

دارالافتاء : جامع[illegible] علوم اسلامي[illegible] علام[illegible] محمد يوسف بنورى ٹاؤن

“.........[illegible]

......" –

,

أما البنوك التي يملكها غـير المسـلمين في البلاد غير المسلمة فقد ذهب العلمـاء المعاصـرين إلى جواز الإيداع فيها والانتفاع بالفوائد الحاصلة منهـا على أساس قول الإمـام أبي حنيفـة رحمـه اللـه من أنه يجوز أخذ مال الحربي برضاه وأنـه لا ربـا بين المسلم والحربي. وإن هـذا القـول لم يقبلـه جمهـور الفقهـاء حـتى إنـه لم يفت بـه الفقهـاء المتـأخرون منهم الحنفيـة. وبمـا أن حرمـة الربـا منصوص عليها بنص قطعي يؤذن بحرب من الله ورســوله لمن لا يتركـــه، فلا ينبغي في عمـــوم الأحـوال أن يـدخل المسـلم في معاملـة الربـا. - بحوث في قضايا فقهية معاصرة (ص: 359)

“

. ,

...

[illegible] ([illegible]) [illegible], [illegible], [illegible]" - [illegible], [illegible]: [illegible] [illegible],

وقد وقع اليوم شبه الاتفاق بين العلمـاء الحنفيـة علي الافتاء بمذهب ابي يوسف والجمهور، وعلي أنه يحرم الربا في كل حال، سواء أكان العقد مع مسلم أم مـع حـربي. فلا ينبغي أن يتمسـك الآن بقول أبي حنيفة ومحمد رحمهما اللـه تعـالي في هذاالباب.

"[illegible], [illegible]

(رَافِعُ الصَنک عن منـــافِعِ البنک)

فقط، والله تعالى أعلم بالصواب

( )

--.

--.